33699 ـ ایك عورت نے دعا كی تو اس كی دعا قبول نہ ہوئی تو وہ كہنے لگی: اللہ تعالی كا كوئی وجود ہی نہیں!

سوال

میں نے چند برس قبل اللہ تعالی سے ایك دعا كی كہ میرا فلاں كام یا مقصد پورا ہو جائے، لیكن میری یہ دعا پوری نہ ہوئی، تو میں نے یہ كہہ دیا كہ اللہ تعالی موجود نہیں ہے.
اب میں اپنے اس قول پر نادم ہوں كہ میں نے علم ہونے كے باوجود كہ یہ شرك شمار ہوتا ہے یہ بات كہہ دی، تو كیا میرے لیے دوبارہ كلمہ پڑھنا اور توبہ كرنا اور نئے سرے سے مسلمان ہونا ممكن ہے؟
كیا یہ شرك شمار ہوتا ہے، كیونكہ میں نے یہ بات شدید غصہ كی حالت میں كی تھی، تو كیا اس كا اعتبار كیا جائے گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سوال كرنے والی نے جو كچھ كہا ہے وہ بعینہ كفر ہے، اسے چاہیے تھا كہ غصہ كے وقت اپنے آپ پر كنٹرول اور قول و فعل كو رد كر دیتی، دیكھیں غصہ كی حالت میں اس قول نے اسے كفر میں دھكیل دیا.

اس لیے ہم تو یہی سمجھتے ہیں كہ وہ اسلام میں داخل ہونے كی نیت سے كلمہ پڑھ لے، یہ اس وقت ہے جب اس نے یہ قول كہا تھا تو وہ مكمل طور پر اس غلط كلمہ كو سمجھتی تھی، غصہ كوئی عذر نہیں لیكن اگر غصہ كی حالت میں اسے كوئی عقل نہ رہے اور اسے یہ پتہ نہ چلے كہ وہ كیا كہہ رہی ہے تو پھر یہ غصہ عذر بنے گا.

اور پھر نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے كہ: بعض اوقات مسلمان شخص كوئی كلمہ كہتا ہے جو اسے جہنم میں دھكیل دیتا ہے، اور اللہ تعالی كے غضب كا باعث بن جاتا ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان كرتے ہیں كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بعض اوقات بندہ اللہ تعالی كی رضا اور خوشنودی كا كلمہ بولتا ہے جسے كوئی دھیان نہیں دیتا، اور اللہ تعالی اس كلمہ كے سبب اس كے درجات بلند كر دیتا ہے، اور بعض اوقات بندہ اللہ تعالی كی ناراضگی میں ایسا كلمہ كہہ جاتا ہے جس كی طرف كوئی دھیان نہیں دیتا تو اس كے باعث وہ جہنم میں گر جاتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6113).

اور مسلم شریف کے لفظ یہ ہیں:

" بعض اوقات بندہ ایسا کلمہ بولتا ہے جو کچھ اس میں وہ بیان نہیں ہوتا، تو اس کے باعث وہ جہنم میں مشرق و مغرب کی دوری جتنا گر جاتا ہے"

لھذا جب آپ کلہ پڑھ کر نئے سرے سے مسلمان ہونگی اور اپنے قول پر ندامت کا اظہار کرینگی تو امید کی جاتی کہ آپ کی نیکیاں اور اعمال صالحہ صالحہ ضائع نہیں ہونگے.

حکیم بن حزام رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ان اشیاء کے متعلق بتائیں جو میں جاہلیت میں صدقہ یا غلام آزاد کرکے، اور صلہ رحمی کے کے عبادت کیا کرتا تھا کیا مجھے ان کا اجروثواب ملےگا؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تو نے ایسی حالت میں اسلام قبول کیا کہ پہلے بہت کچھ خیر بھلائی کی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1369) صحیح مسلم حدیث نمبر (123).

میری مسلمان بہن آپ اور سب مسلمان بھائیو آپ کو بھی چاہیے کہ اس طرح کے بھاؤ تاؤ سے دینی معاملات اور اعتقاد کو دور ہی رکھیں، کیونکہ دین اور عقیدہ کی سلامتی انسان کے لیے راس المال ہے جس سے دنیا و آخرت کی سعادت اور اللہ سبحانہ وتعالی کی رضامندی حاصل ہوتی ہے.

دوم:

اور جس کسی نے بھی اپنے رب تبارك وتعالی سے دعا کی وہ ہر حال میں قبول ہوتی ہے، قبولیت صرف یہی نہیں کہ اس نے جو کچھ مانگا تھا وہ اسے مل جائے، بلکہ قبولیت اس کے علاوہ دو اور طریقوں سے بھی ہوتی ہے اور وہ یہ ہیں:

دعا کرنے والے سے حسب دعا شر اور برائی دور ہو جاتی ہے.

اور دعا کا اجروثواب اس کے لیے جمع کر لیا جاتا ہے، جو اسے روز قیامت ملے گا.

اور پھر اللہ تعالی كے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنى زبان مبارك سے مكمل شروط كے ساتھ دعا كرنے والے شخص كے ليے ان تينوں ميں سے ايك كا وعدہ فرمايا ہے.

ابو سعيد خدرى رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جو كوئى مسلمان شخص اللہ تعالى سے كوئى ايسى دعا كرتا ہے جس ميں نہ تو گناہ اور نہ ہى قطع رحمى ہو تو اللہ تعالى اسے تين چيزوں ميں سے ايك ضرور عطا كرتا ہے: يا تو اس كى دعا جلد قبول كر لى جاتى ہے، اور يا پھر اس كے ليے اتنى خير وبھلائى جمع كر دى جاتى ہے، يا اس سے اتنا شر اور برائى دور كر دى جاتى

صحابہ كرام كہنے لگے: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم پھر تو ہم بہت زيادہ دعا كيا كرينگے؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: اللہ تعالى اس سے بھى زيادہ (عطا كرے گا) "

مسند احمد حديث نمبر (10709) امام منذرى رحمہ اللہ تعالى الترغيب و الترھيب (2 / 479) ميں اس كى سند كو جيد قرار ديا ہے، اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالى نے فتح البارى (11 / 115) ميں اس كى سند كو صحيح قرار ديا ہے.

اور يہ سب اللہ تعالى كے مندرجہ ذيل فرمان كا معنى ہے:

اور تمہارے رب كا فرمان ہے تم مجھ سے دعا كرو اور مجھے پكارو ميں تمہارى دعا قبول كرونگا، بلا شبہ جو لوگ ميرى عبادت سے تكبر كرتے ہيں وہ ذليل و رسوا ہو كر جہنم ميں داخل ہونگے غافر (60).

اور ايك دوسرى آيت ميں فرمان بارى تعالى ہے:

اور جب ميرے بندے آپ سے ميرے متعلق دريافت كريں تو انہيں كہہ ديجئے يقينا ميں بہت قريب ہوں دعا كرنے والى كى دعا قبول كرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا كرتا ہے، انہيں چاہيے كہ وہ بھميرى بات تسليم كريں اور مجھ پر ايمان لائيں تا كہ وہ ہدايت يافتہ ہو جائيں البقرۃ (186).

اور ہو سكتا ہے دعا كرنے والے كے ليے مطالبہ كے عدم حصول ميں ہى اس كے خير وبھلائى ہو، جبكہ اس نے جو كچھ دعا ميں مانگا ہے وہ ملنا اس كے ليے شر يا فتنہ ہو، ليكن وہ اس سے جاہل ہے اور اسے نہيں جانتا، تو اللہ تعالى نے اس سے اسے دور كر ديا اور اسے دنيا ميں شر ميں دور كر كے اس سے بہتر اچھى چيز عطا كردى، يا پھر اس دعا كا ثواب آخرت كے ليے جمع كرديا.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ تعالى كا كہنا ہے:

وہ دعا جس میں کوئی زیادتی نہ ہو اس سے مطلوبہ چیز یا اس کی مثل ضرور حاصل ہوتی ہے، اور یہ قبولیت کی انتہاء ہے، کیونکہ بعض اوقات بعینہ مطلوبہ چیز دعا کرنے والے یا کسی دوسرے شخص کے لیے نفع مند یا نقصان دہ ہوتی ہے، اور دعا کرنے والا اس سے جاہل ہوتا ہے، اور وہ اس میں پائی جانے والی خرابی سے بے علم ہوتا ہے.

اور اللہ رب العالمین دعا قبول کرنے والا اور قریب ہے، اور وہ اپنے بندوں پر والدہ کا اپنے بچے پر رحم کرنے سے بھی زیادہ رحم کرتا ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی کریم و رحیم ہے، جب اس سے کوئی بعینہ چیز طلب کی جاتی ہے اور وہ جانتا ہے کہ بندے کو یہ چیز دیا جانا صحیح نہیں تو اللہ تعالی اسے اس کے بدلے میں اس جیسی کوئی اور چیز عطا فرماتا ہے، جس طرح ایك والد اپنے بچے کے ساتھ کرتا ہے، جب بچہ ایسی چیز طلب کرے جو اس کے لیے نہ ہو تو والد اسے اپنے مال سے اس جیسی کوئی چیز دیتا ہے، اور اللہ تعالی کے لیے اچھی مثالیں ہیں.

دیکھیں: مجموع الفتاوی لابن تیمہ (14 / 368).

واللہ اعلم .